رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون نمبر ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | اتوار ۲۰ ذیقعد ۱۴۰۱ھ ، ۲۰ تبوک ۱۳۶۰ھش ، ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۷ تبوک / ستمبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے - آمین -

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے - الحمدللہ -

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین -

بڑی دلیری ہوگی کسی کا یہ سمجھنا کہ اُس نے اسلام پر احسان کیا ہے

اسلام پر کسی انسان کا نہ احسان ہو سکتا ہے نہ ہوا بلکہ اللہ اور محمدؐ کا احسان اور شریعتِ اسلامیہ کا سب پر احسان ہے

سیدنا و امامنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ - اگست ۱۹۸۱ء کو مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں جو ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا اُس کا ملخص اپنے الفاظ میں احباب کے افادہ کے لیے ذیل میں پیش ہے -

(سلطان محمود انور مربی کراچی)

کراچی ۲۱ - اگست - سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے خطبہ جمعہ کے شروع میں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل دو آیات کی تلاوت فرمائی -

۱- لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ .....

۲- قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .....

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب انسانوں کی طرف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ - لیکن جو پہلی آیت اس وقت میں نے پڑھی ہے اُس میں تمام بنی نوع انسان کا ذکر نہیں بلکہ خصوصیت سے ایسے مومنوں کا ذکر ہے جو مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کے مصداق یعنی حقیقی مومن ہوئے - ان مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے دو عظیم الشان احسان ہوئے - جو نہایت پیارے احسان ہیں اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار کرتے ہیں - ایک یہ احسان کہ ان میں سے ایک اتنا عظیم رسول مبعوث ہوا - جس کے طفیل ساری کی ساری اور پوری کی پوری آسمانی نعمتیں حاصل کی جا سکتی ہیں اور دوسرا یہ فضل ہوا مومنوں پر - کہ جو ادھوری نعمتیں پہلوں پر نازل ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے نسبتاً کم فضل کے وہ وارث ہوئے تھے - اُن کے مقابلہ میں اس رسول کی برکت سے ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جنہیں کامل نعمتیں حاصل ہوئیں اور خدا تعالیٰ کے وہ اس قدر پیارے ہوئے کہ اس سے پہلے بنی آدم میں کوئی قوم اتنی پیاری اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہیں ہوئی - پس ایک تو احسان ہے بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا احسان اس تعلیم کی شکل میں ہے جو آپ لے کر آئے - اُس تعلیم کو اللہ تعالیٰ نے چار شعبوں میں تقسیم کر کے بیان کیا ہے -

اوّل: يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ یعنی وہ آیات پڑھ کے سُناتا ہے - قرآن کریم کی رُو سے آیۃ کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے - چنانچہ آیۃ کے ایک معنے قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہیں کہ وہ جلوہ صفتِ باری کا جس کے نتیجہ میں مادی کائنات میں کوئی چیز پیدا ہوئی یا کسی چیز میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی - صفاتِ باری کے جن جلووں نے کائنات کو پیدا کیا اس میں بے شمار اور حساب سے باہر مخلوق ہے - مگر آپؐ کی زبان سے انسان کو بتایا گیا کہ کائنات کی ہر چیز اے انسان! تیرے لیے پیدا کی گئی - اس قسم کا اعلان آپؐ سے قبل کسی نبی کی زبان سے نہیں کروایا گیا - پس جب ہر چیز ہماری خادم ہے تو ہر چیز کے متعلق علم حاصل کرنا ضروری ہوگا اور جو اس کی معرفت رکھے گا - وہ حمدِ باری تعالیٰ کریگا اور علوم کے میدان میں ترقی کریگا - علم کہتے ہی اس چیز کو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو جلوے مادی دنیا میں ظاہر ہوئے اُن کا علم حاصل ہو - اس لیے دُعا بھی سکھلائی رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا علم کے حصول کے لیے ایک مومن پر دو دروازے کھلے ہیں جبکہ غیر مومن پر صرف ایک جسے قرآنی اصطلاح میں لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے - یعنی کوشش کروگے پالوگے - مگر مومن کے لیے فرمایا کہ کوشش کروگے اور ساتھ دعا کروگے تو دعا مقبول ہو جانے کی صورت میں دوسروں سے زیادہ پالوگے -

میری یہ بات محض فلسفیانہ نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی تیرہ چودہ سو سالہ زندگی سے یہ واضح ہے کہ جب بھی مسلمان حقیقی مومن کی حیثیت سے علم کے میدان میں دوسروں کے مقابل آیا تو مسلم سکالرز اور محققین کو وہ کچھ ملا جو دوسروں سے کہیں زیادہ تھا اور اسی لیے میں ہر احمدی سے کہا کرتا ہوں کہ علم کے میدان میں کسی سے پیچھے نہ رہو - تمہیں پیچھے رہنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا -

دوسرے معنے آیۃ کے قرآن کریم کی رُو سے ہیں دُعاؤں کا سننا اور قبول کرنا - عظیم انسان ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے بار بار ہمارے ذہن اور دل میں ڈالا کہ مایوس نہیں ہونا - دُعا کرو خدا قبول کرے گا - تیسرے معنے آیۃ کے ہیں - نشانات کا ظاہر ہونا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بے شمار نشانات اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیے - اللہ تعالیٰ ایسے نشانات یا معجزات اپنی قدرت سے ظاہر کرتا ہے بندے کی دعا کا اس میں حصہ نہیں ہوتا جب ضرورت مدد کی ہو تو خود اپنے بندوں کی مدد کے لیے آتا ہے - بظاہر انہونی چیزیں ہو جاتی ہیں - وحی کے ذریعہ اُن کی بشارت دیتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے ان معجزات کے ساتھ چوتھا پہلو "آیت" کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

شکریہ اور تصریح

از محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) لاہور

پروفیسر سلام صاحب کا شکریہ اور احباب کا شکریہ کہ میری صحت کے مسئلہ میں اس قدر دلچسپی ہوئی اور فکر ہوا - مجھے آرتھرائیٹس (Arthritis) کا حملہ ہوا تھا جو بفضلہ تعالیٰ اب ختم ہو رہا ہے - (الحمدللہ!)

کچھ درد باقی ہے جس سے چلنا ابھی نارمل نہیں ہوا - مجھے کمر میں درد رہتا ہے - اللہ تعالیٰ رحم فرمائے - اور اسے بھی دور فرمائے آمین!

(خاکسار - محمد اسلم)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۲۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش

خود کو اور اہل و عیال کو دوزخ سے بچانے کی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کو حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (التحریم آیت ۷)

ترجمہ: اے مومنو! تم اپنی جانوں کو بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (نافرمان) لوگ اور پتھر ہوں گے۔ اس (دوزخ) پر ایسے ملائکہ مقرر ہیں جو کسی کی منت سماجت سننے والے نہیں بلکہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں بڑے سخت ہیں اور اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور کرتے وہی ہیں جس کا ان کو حکم دیا جائے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچانے کا طریق کیا ہے؟ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔ جن باتوں کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے انہیں کمال مستعدی سے بجا لایا جائے اور جن کا مول سے اس نے روکا ہے ان کے قریب بھی نہ پھٹکا جائے۔ یہ صحیح ہے کہ اوامر و نواہی پر کما حقہ عمل پیرا ہونا ضروری ہے لیکن ان پر ظاہری عمل کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہونے کی جو اصل غرض ہے اس کا پورا ہونا ضروری ہے اور وہ یہی ہے کہ انسان رُو بہ دنیا نہ رہے بلکہ رُو بہ خدا ہو جائے۔ حتیٰ کہ اس کا کامل رجوع صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التحریم میں مومنوں کو جہاں اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچانے کا حکم دیا وہاں ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ وہ خالص طور پر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع رکھیں اور اپنا رجوع کسی اور طرف یعنی دنیا کی طرف نہ ہونے دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دوزخ کی آگ سے بکلی محفوظ ہو جائیں گے اور جنت اور اس کی لازوال نعمتیں ان کے لئے مقدر کر دی جائیں گی۔ چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن اللہ اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ان کے آگے آگے بھی بھاگتا جائے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے نور کو ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر بات پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف خالص طور پر رجوع اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ انسان دنیا سے منہ نہ پھیر لے اور اپنے آپ کو ایسا نہ بنا لے کہ دنیا اسے اپنی طرف راغب نہ کر سکے۔ کیونکہ جو شخص رو بدنیا ہو شیطان اس کو اس قابل نہیں چھوڑتا کہ وہ رو بہ خدا ہو سکے۔ اور اس کی طرف رجوع اختیار کر سکے۔ اور پھر وہ اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ ویسے بھی بسا اوقات انسان اہل و عیال کی حد سے بڑھی ہوئی محبت کی وجہ سے ہی دنیا پرستی کی لعنت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے دنیا پرستی کو انسان کی سب سے بڑی غلطی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دلانے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کر لے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے۔ مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے، اس عیال کے لئے تو ایک بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں۔ خدا تیرے دل کو دیکھ رہا ہے۔ سو تو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے۔ اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہیں ہوں گے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۴)

الغرض خود اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان دنیا اور اس کے فریب میں نہ آئے اور اس کی طرف راغب ہونے اور اس سے دل لگانے کی بجائے خالصتہً خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کرے اور اس میں ہو کر زندگی گزارے۔ قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا اور تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا میں اسی امر کی تلقین کی گئی ہے۔

مردِ خوش خصال و باوقار

(محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور مرحوم کی یاد میں)

مولوی انور کہ مردِ خوش خصال و باوقار
جانبِ فردوس رفت از اذنِ ربِّ کردگار

راہِ نیکی میں رہا تھا وہ ہمیشہ گامزن
عرصۂ تقویٰ کا تھا وہ یکہ تازِ شہسوار

خدمتِ دیں میں ہی گزری اسکی ساری زندگی
قابلِ تقلید ہے اسکی حیاتِ مستعار

بندۂ رحمان غلامِ باعثِ کون و مکاں
تھا دل و جاں سے فدائی مسیحِ کامگار

جاں نثارِ مصلحِ موعود سلطان البیاں
صدق دل سے تھا امام کا خدمت گزار

صدق و اخلاص و محبت سر بسر علم و عمل
اور اوصافِ حمیدہ کا تھا وہ آئینہ دار

ہے خطِ گلزار سے ہر برگِ گل پر یہ لکھا
گلشنِ دنیا کی ہر اک چیز ہے ناپائیدار

ہے حبابِ آب گویا یہ حیاتِ آدمی
حیّ اور قیّوم و باقی ہے خدائے کردگار

ہر دلِ مومن ہے اسکی مرگ پر اندوہگیں
عاجزِ ناکارہ اس کی یاد میں ہے اشکبار

"ربّنا یا ربّنا دل دادہ ات دل شاد باد
تا ابد اندر جوارِ رحمتت آباد باد"[1]

(سید ادریس احمد شاہ عاجز کرمانی)

---

[1] ماخوذ از "درد و درماں"۔ مجموعہ کلام فارسی حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کپورتھلوی صفحہ ۱۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۵

تمدن اسلامی کا قیام

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب (مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

امراء، غرباء اور حکام کے تعلقات اور اختیارات

موجودہ دور میں امراء۔ غرباء اور حکام کے تعلقات اور اختیارات پر عام طور پر بحث و تمحیص ہوتی رہتی ہے۔ مگر رات دن کی کد و کاوش اور غور و فکر بھی اس کا صحیح حل نہیں کر سکتا۔ اگر زمین و آسمان و سورج و زمین۔ پانی ہوا اور باقی اشیاء پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام اشیاء بنی نوع انسان میں مشترک ہیں۔ یعنی ان اشیاء کو صحیح رنگ میں استعمال کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جد و جہد کرنا مفید ہے۔ قرآن مجید نے یہی نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے اپنی نعماء بندوں کو دی ہیں تاکہ اس کو صحیح رنگ میں استعمال کر کے ترقی کے رستہ پر گامزن ہوں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا"

(الکہف ع ۱)

یعنی جو کچھ روئے زمین پر موجود ہے اسے یقیناً ہم نے زینت کا (موجب) بنایا ہے تاکہ ہم امتحان لیں (کہ) ان میں سے سب سے اچھا کام کرنے والا کون ہے تو اس کا ماحصل بھی یہی ہے کہ انسان ترقی کرے پھر خدا تعالیٰ نے اس ترقی کی دوڑ میں فرمایا کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے ترقی کرنا بہتر ہے چنانچہ فرمایا

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

کہ اے مسلمانو! ایک دوسرے سے نیک کاموں میں مقابلہ کرو ایک دوسرے سے بڑھنے کی جد و جہد جاری رکھو اور اس مقابلہ کی دوڑ میں کوئی اوّل نکلیگا۔ کوئی سیکنڈ اور کوئی تھرڈ آئے گا اور کوئی فیل ہو جائے گا اس فرق کو اسلام پیش کرتا ہے اور اس کا حل بھی ساتھ ہی پیش کرتا ہے چنانچہ فرمایا۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

(سورہ نساء)

اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کے متعلق یہ خیال نہ کرو کہ ہم چھین لیں بلکہ جو اس دنیا کے امتحان میں کامیاب ہونیوالے والے ہیں۔ دنیاوی اموال ان کے پاس ہیں وہ ایسے افراد کا خیال رکھیں جو فیل ہو چکے ہیں جن کو غرباء کہتے ہیں اور بے دست و پا ہیں۔ ان کی اعانت میں اپنا ہاتھ کشادہ رکھیں اور ان کی تربیت کا پورا خیال رکھیں۔ سو بایں الفاظ حکم صادر فرمایا

"وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ (سورہ النور)

یعنی محتاجوں کو اس مال سے دو جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے یعنی وہ مال بطور امانت جو تمہارے پاس ہے ورنہ اس میں دوسروں کا حق بھی ہے۔

سو یہ آگے بڑھنے کا مقابلہ ہمیشہ جاری ہے۔ اس کا رستہ کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ صورت پیدا ہو جائے کہ چند محدود لوگوں میں مقابلہ رہ جائے اور باقی لوگوں کو بوجہ ان کی غربت اور تنگدستی کے اس مقابلہ سے باہر نکال دیا جائے تو اسلام اس سوال کی اہمیت کو بیان کرتا ہے اور اسباب میں جواب دیتے ہوئے جو طریق بیان کرتا ہے جس سے

۱۔ مقابلہ بھی جاری رہتا ہے۔

۲۔ جو لوگ ترقی کریں اور خاص محنت کریں ان کو ان کی محنت کا پھل بھی مل جاتا ہے اور افراد کی ملکیت قائم رہتی ہے۔

۳۔ جس قدر حصہ ان آگے نکل جانے والوں کی ترقی میں باقی لوگوں کی مملوکہ اشیاء یا ان محنتوں کا تھا وہ بھی لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

۴۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ ترقی کسی خاص خاندان یا قوم میں محدود نہیں رہتی بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ فرد کے لئے ترقی کرنے کا اعلیٰ سے اعلیٰ موقع ملتا رہتا ہے اور کسی جماعت کو نسلاً بعد نسل دوسرے لوگوں پر حکومت حاصل نہیں رہتی۔

۵ تمام بنی نوع انسان کی ضروریات بھی بلا تکلف پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ طریق یہ ہے۔

۶۔ اسلام اس امر کا مدعی ہے کہ جتنی اشیاء دنیا میں موجود ہیں اس میں تمام بنی نوع انسان شامل ہیں دراصل دنیا میں اصل ملکیت کوئی نہیں جو اپنی جائیداد کا مالک ہے اس کی ملکیت ان معنوں میں ہے کہ اس نے جد و جہد کی۔ غور و فکر سے کام لیا اور وہ اتنی ملکیت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس ملکیت میں دوسروں کی نسبت اس کا حق زیادہ ہے ورنہ اس میں دوسرے لوگوں کے حقوق بھی ضرور ہیں اور یہی اصول ہے جس کی قرآن کریم تائید کرتا ہے۔ آیت ہے

فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذاریات)

یعنی امراء کے اموال میں حق ان کا بھی ہے جو بول سکتے ہیں یعنی انسان کا اور ان کا بھی ہے جو بول نہیں سکتے۔ یعنی جانور۔ پھر یہ بھی ارشاد الٰہی ہے۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الروم ع ۴)

پس چاہیئے کہ جب اللہ فراخی دے (تو اے قرآن کو پڑھنے والے) قریبی مسکین اور مسافر کو اس کا حق بخش یہ بات بہت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وہی لوگ بامراد ہونے والے ہیں تو معلوم ہوا کہ خدائی حکم یہی ہے کہ روپیہ پیسہ کو خرچ کر کے تو مال و دولت لوگوں کو فائدہ پہنچائے گا اور تاجرانہ رنگ میں ملک کے لئے مفید ہو گا کیونکہ بعض لوگوں کو ملازمتیں ملیں گی جس سے کاروبار کیا جائے گا وہ بھی منافع کمائے گا اور جو اصل جائیداد کا مالک ہے وہ بھی یقیناً اس سے فائدہ اٹھائے گا اور اس سے لین دین کا بازار گرم ہو جائیگا اگر کوئی اپنے اموال کو دبا کر رکھتا ہے تو اول ایسے مالدار کے لئے خدا تعالیٰ کی وعید ہی کافی ہے فرماتا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا

(سورہ نساء ع ۶)

یعنی اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ متکبر یا اترانے والے لوگوں کو جو روپیہ بند کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور لوگوں کو بھی کہتے ہیں کہ تم ایسا ہی کرو اور جو کچھ خدا نے اپنے فضل و کرم سے دیا ہے اسی کو چھپا چھوڑتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے اگر ہماری نصیحت کو قبول نہیں کریں گے تو ان کو رسوا کرنے والا عذاب آئیگا یعنی وہ اس طرح اپنے اموال کو چھپاتے اور جمع کرتے رہیں گے تو ان کی قوم ذلیل ہو جائے گی اور وہ بھی ذلیل ہو جائیں گے اس بخل کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ مال اکٹھا کر کے وہ عیش و عشرت کریں اور اسراف اور فضول خرچی کریں یا کھانوں یا نئی سے نئی عمارات بنانے میں خرچ کریں ان تمام عیوب سے خداوند تعالیٰ نے روک دیا ہے چنانچہ کھانے میں اسراف سے منع کر دیا ہے۔ اور کپڑوں میں بے احتیاطی کرنے سے بھی روک دیا ہے بلکہ ایک مسلم اپنی ذات پر بھی زیادہ خرچ نہیں کر سکتا جس سے دوسرے لوگوں کے حقوق تلف ہوں پھر کچھ نہ کچھ ایسی جائیداد ہوتی ہے جو جمع رہتی ہے تو اس پر بھی خداوند تعالیٰ نے جبکہ ایک سال پھر اس کے پاس جمع رہے تو حکومت اڑھائی فیصد ٹیکس اس سے وصول کرے گی اور غرباء اور مساکین پر خرچ کرے گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ (متفق علیہ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے مساکین اور ان کے غرباء پر لوٹائی جائے گی۔

تو معلوم ہوا کہ امراء کے اموال میں غرباء کا حق واجب بھی ہے اور چونکہ حقوق کے متعلق کوئی معین اندازہ نہیں۔ اس لئے ایک قاعدہ اور قانون مقرر کر دیا۔ یہ زکوٰۃ آمدن اور سرمایہ اور نفع سب کو ملا کر لگائی جاتی ہے اور یہ اڑھائی فیصد بعض دفعہ نفع کا پچاس فیصد بن جاتا ہے اس حکم کی موجودگی میں کوئی شخص بلا وجہ اموال جمع نہیں کر سکتا کیونکہ اس صورت میں اس کا مال تھوڑے ہی عرصہ میں ٹیکس کی ادائیگی میں خرچ ہو جائے گا۔ سو زکوٰۃ کے ذریعہ سے غرباء کے حق کو بالکل الگ کر دیا جائے گا چنانچہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (توبہ ع ۱۳)

تو ان کے اموال سے صدقہ لے اور اس طرح تو ان کو پاک کرے

گویا اس طرح ان کا مال ہر ایک ملونی سے پاک و صاف ہو جائے گا الغرض زکوٰۃ کے ذریعہ اور اس کے اصول کو مان کر سرمایہ داری اور مزدوری میں دائمی صلح ہو جاتی ہے اور ہر طبقہ کے لوگ اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کا راستہ ہمیشہ کھلا رہنا چاہیئے

اسلام ہر فرد کے لئے آزادی سے کاروبار کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ترقی کے راستے ہر ہر ایک کے لئے کھلے اور ہموار رکھتا ہے مگر یورپین اقوام نے من گھڑت اصول ایجاد کر کے باقی دنیا کے لئے وبال جان بن گئی ہیں۔ اس کا حل یہی ہے کہ وہ اپنے غلط راستوں کو خیر باد کہیں اور صحیح اسلامی تعلیم کو اپنائیں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ چند گھرانوں میں ترقیات محدود ہو کر رہ گئی ہیں اس کی تین وجوہات ہیں جو درج ذیل ہیں کہ

۱۔ جائیداد کا تقسیم نہ ہونا بلکہ صرف بڑے لڑکے کے قبضہ میں رہنا اور مال کے متعلق باپ کو اختیار ہونا کہ جس قدر چاہے اور جس کو چاہے دے دے۔

۲۔ سود کی اجازت جس کی وجہ سے ایک ہی شخص یا چند افراد بغیر محنت کے جس قدر چاہیں اپنے کام کو وسعت دے سکتے ہیں۔

۳۔ منافع کی زیادتی۔

الغرض مندرجہ بالا تین ایسی روکاوٹیں ہیں جو غرباء کی ترقی کرنے میں حائل ہیں بلکہ ان روکاوٹوں نے ترقی کرنے کے راستہ کو بند کر دیا ہے۔

اسلام نے اس روکاٹ کا توڑ تین ذرائع سے کیا ہے کہ اوّل تو یہ ہے کہ ورثہ کو تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ اپنی جائیداد کسی ایک شخص کو دے دے اور خود ہر ایک کے حصص مقرر کر دیئے ہیں جن میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ یہ جائیداد تقسیم ہوتے ہوتے نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی۔

دوسری روک غرباء کے رستے میں سود ہے جس کی وجہ سے بعض گھرانوں میں مال و دولت جمع ہو جاتی ہے یہ چند گھرانے ہوتے ہیں جو اموال کو جمع کرتے ہیں اور جتنا چاہیں اموال بنکوں سے وصول کر سکتے ہیں اگر یہ طریق نہ ہوتا تو بکثرت مال ان کو نہ مل سکتا اور یہ لوگ اپنے غریب طبقہ کے لوگوں کو اپنی تجارتوں میں شامل کر لیتے یا پھر اپنی تجارتوں کو اس طرح نہ بڑھاتے کہ دوسروں کے لئے روک بن جائے۔

تیسری صورت جو نفع کی زیادتی کی تھی اس کا اسلام نے زکوٰۃ کی صورت میں علاج کیا ہے جو امراء سے لے کر غرباء کو دی جاتی ہے دوسرے شریعت نے ایک یہ بھی علاج کیا ہے کہ جو غرباء ہوشیار اور ترقی کرنے والے ہوں ان کو کچھ سرمایہ دیا جائے تاکہ اپنا کاروبار چلا سکیں اس طرح نئے نئے لوگوں کو ترقی کرنے کا موقع ملیگا تیسرے اسلام نے ان طریقوں سے بھی منع کر دیا ہے جن سے مسلم ناجائز طور پر منافع کما سکتا ہے مثلاً مال کو جمع رکھنا اور پھر انتظار کرنا کہ جب قحط پڑے تو پھر میں اپنی ذخیرہ شدہ چیز کو فروخت کروں گا

ایک سوال یہ ہے کہ اگر سود کو بند کر دیا جائے۔ تو شاید تجارتیں بند ہو جائیں گی مگر یہ درست نہیں۔ سود کے بند ہونے سے کبھی تجارتیں تباہ نہیں ہوں گی۔ اب بھی سود کی وجہ سے تجارتیں نہیں چل رہیں بلکہ اس وجہ سے کہ سود کا تعلق تجارت کے ساتھ ہے۔ مغربی ممالک نے اس طریق کو رائج کیا اور اسے ترقی دی اگر وہ اپنی تجارتوں کی بنیاد شروع سے سود پر نہ رکھتے تو آج یہ بدامنی کی صورت نظر نہ آتی۔ اور نہ تجارتوں سے سود کو کوئی تعلق ہوتا آج سے چند سو سال قبل مسلمانوں نے ساری دنیا سے تجارت کی اور اپنے زمانہ میں کامیاب تجارت کی مگر وہ سود نہیں لیتے تھے۔ اور بوجہ سود نہ لینے کے ادنیٰ ادنیٰ غرباء سے روپیہ شرکت کے لئے لیتے تھے اور ملک کے اکثر حصہ کو ان سے فائدہ پہنچتا تھا۔ سو سود خواری اس زمانہ کی جونک ہے، جو خون کو چوس رہی ہے اور اس کا شکار ہر طبقہ کے لوگ ہو رہے ہیں مگر بہت سے لوگ اسی چیتے کی طرح جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ پتھر پر اپنی زبان رگڑ رگڑ کر کھا گیا تھا ایک جھوٹی لذت محسوس کر رہے ہیں جس کے سبب سے وہ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتے اگر چھوڑنا چاہتے ہیں تو پھر سوسائٹی کا بہاؤ ان کو الگ ہونے نہیں دیتا۔ سود کی وجہ سے مال و دولت محدود ہاتھوں میں جمع ہو رہی ہے دوسرے اس کے ذریعہ سے جنگیں کرنا آسان ہو گیا ہے حقیقت یہی ہے کہ اگر قوموں کو سود نہ ملتا تو جنگیں کبھی لمبی ہو ہی نہیں سکتی تھیں قومیں آلاتِ حرب کو کم کرنے پر زور دے رہی ہیں۔ آلات وغیرہ بھی جلد بند ہو سکتے ہیں مگر بنیادی طور پر جس کو توڑنے کی ضرورت ہے وہ سود ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے سود جنگ پیدا کرنے کا موجب ہے اور آج ہم ساری دنیا میں اس کا منظر دیکھ رہے ہیں پس دنیا میں سے جنگیں تبھی بند ہوں گی خواہ اندرونی ہوں یا بیرونی اور امن و سلامتی تبھی نظر آئے گی جبکہ سود کا رواج موجودہ تمدن سے نکال دیا جائے۔

پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے پاس روپیہ کانوں کی دریافت کی وجہ سے جمع ہو جاتا ہے اسلام نے اس کا علاج یہ رکھا ہے کہ کہ کانوں میں سے پانچواں حصہ گورنمنٹ کا ہوتا ہے اور کانوں کے ذریعہ لوگ روپیہ جمع کریں تو ان جمع شدہ رقوم پر جب سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے گویا اس طرح غرباء کے لئے کافی روپیہ نکل آتا تھا بعض دفعہ گورنمنٹ کانوں میں شریک ہو جاتی ہے۔ اور پھر کسی موقع پر یہ بھی ہوتا ہے کہ جس کی زمین سے یہ کان نکلتی ہے وہ کنٹرول نہیں کر سکتا تو ایسی صورت میں گورنمنٹ کنٹرول کرے یا تو اس کے حصے کے مطابق اس کو روپیہ دیتی جائے یا اس کے حصہ کو کسی کے پاس فروخت کر دے گویا کانوں کے ذریعہ جو تمدن میں نقص کا امکان ہوتا ہے دور ہو جاتا ہے (باقی)

ٹارگٹ چندہ تحریک جدید کے حصول کیلئے مساعی

مختلف اضلاع میں مکرم وکیل المال صاحب اوّل کا دورہ

تحریک جدید کے سینتالیسویں سال کے دس ماہ گذر چکے ہیں اور پاکستانی جماعتوں سے ۳۱ اکتوبر تک ۱۸،۴۰،۰۰۰ روپیہ فراہم کرنا ہمارا سال رواں کا ٹارگٹ ہے۔ گذشتہ ماہ وصولی کی رفتار تسلی بخش نہ تھی۔ اس لئے محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید نے مکرم وکیل المال صاحب اوّل کو جماعتوں میں دورہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کے لئے جو پروگرام پیش کیا گیا اُسے حضور ایدہ اللہ نے منظوری مرحمت فرماتے ہوئے دفتر کی تاجیز مساعی کو خیر و برکت سے معمور فرما دیا۔ اضلاع شیخوپورہ، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے امراء کرام نے اور متعلقہ جماعتوں کے مخلصین نے تعاون فرمایا اور حسب ذیل مراکز بنا کر تحریک جدید کے جلسے منعقد کئے گئے۔ ضلع شیخوپورہ میں ان مساعی کو خطبہ جمعہ (بتاریخ ۲۱/۸/۸۱) سے شروع کیا گیا بعدہٗ حسب ذیل مقامات پر جلسے کئے گئے۔ آخر میں دارالذکر لاہور میں (۲۸/۸/۸۱) کو خطبہ جمعہ میں بھرپور توجہ دلائی گئی۔

۱۔ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ ۲۔ حلقہ پورن نگر سیالکوٹ شہر۔ ۳۔ صدر بازار سیالکوٹ چھاؤنی۔ ۴۔ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ ۵۔ حلقہ جات دارالذکر۔ ۶۔ سمن آباد۔ ۷۔ مغلپورہ اور ۸۔ مصری شاہ۔ ان مقامات پر تربیتی اغراض کے تحت تحریک جدید کے شیریں پھلوں سے بذریعہ تصاویر حاضرین کو آگاہ کیا گیا سیدنا حضور ایدہ اللہ کے دوروں اور ممالک بیرون کے ایمان پرور نظارے اور

"ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی"

کے مظاہر اپنوں اور غیروں سب کے لئے دلچسپی اور ازدیادِ ایمان و علم کا باعث ہوئے۔ اکنافِ عالم میں اس چھوٹی سی جماعت کے نظام کے تحت مساجد۔ تعلیمی اداروں۔ ہسپتالوں کا قیام اور قرآن مجید کی متعدد غیر ملکی زبانوں میں شب و روز کی اشاعت کے مناظر نے ناظرین کو حیرت میں ڈال دیا اور مخلصین جماعت نے اپنی مالی قربانیاں بشاشت قلبی کے ساتھ پیش کرنا شروع کیں جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ نمایاں وعدے اور ادائیگی کرنے والے مخلصین کی فہرست الگ طور پر اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔

آخر میں جن مربیان کرام نے اپنے ہمہ وقت تعاون سے اور جن مخلصین نے کار کی سہولت مہیا فرما کر بفضل خدا دورہ کو کامیاب بنایا ان کے اسماء بغرض دعا درج ذیل ہیں۔

مربیان کرام ۔ مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ۔ مکرم صفدر نذیر صاحب چوہدری ۔ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ۔ مکرم مغفور احمد صاحب قمر ۔ اور مکرم عبدالسلام صاحب طاہر

کار کی سہولت مہیا کرنے والے احباب ۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب ۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ۔ مکرم میاں عبدالحکیم صاحب ۔ مکرم شاہد احمد صاحب ۔ مکرم ملک عبداللطیف صاحب سنگوبی ۔ مکرم میاں مبارک علی صاحب ۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر لاہور اور مکرم سجاد احمد صاحب ابن میاں مبارک احمد صاحب ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ خدا تعالیٰ ان سب کو احسن جزاء عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(محمود احمد سعید کارکن وکالت مال اوّل)

ماہنامہ "انصاراللہ" سے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ارشاد

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں پس انصاراللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے"

(ماہنامہ انصاراللہ نومبر ۱۹۶۲ء)

ماہنامہ انصاراللہ کا چندہ صرف پندرہ روپے مقرر ہے۔ اگر آپ ابھی تک اس مفید رسالے کے خریدار نہیں تو براہ کرم آج ہی خریداری قبول فرمائیے۔

(مدیر ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ" کے معنوی اسرار

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک ۔ نواں کوٹ لاہور

قرآن کریم میں ہے :۔

"بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا"

یعنی واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے اسے اپنے حضور میں عزت و رفعت دی تھی اور وہ صلیب پر مر نہیں گیا تھا کیونکہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے

وادیٔ قمران کے غاروں میں سے ایک فرستادۂ حق کی عبرانی نظمیں ملی ہیں اس کو صادق استاد کے نام سے یاد کیا گیا ۔ لکھا ہے کہ یروشلم کے کاہنوں نے صادق استاد کو ذلیل کن موت مارنے کا منصوبہ بنایا لیکن وہ موت کے منہ میں سے بچا لیا گیا اس مردِ مظلوم کی عبرانی نظموں میں اس سانحہ عظیمہ کی طرف اشارہ ہے ۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ صادق استاد سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں ۔ عبرانی کلام پیش آمدہ حالات و واردات کا آئینہ دار ہے ہمارے خیال میں ان نظموں میں قرآنی سچ بول رہا ہے ۔

یہ عجیب بات ہے کہ ان نظموں میں صادق استاد کے رفع کا ذکر ہے ۔ لکھا ہے کہ میرے دشمن مجھے اسفل السافلین میں گرانا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ نے مجھے موت کے منہ سے نکالا اور لامتناہی بلندیوں کی طرف میرا رفع کیا ۔ اب میں دنیا کے وسیع میدانوں میں چلوں پھروں گا ۔ میرے دشمن مجھے گزند نہیں پہنچا سکیں گے ۔ موت کے بعد بھی خدا تعالیٰ میرا رفع کرے گا اور مجھے اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل کرے گا ۔

عبرانی نظموں کا متن یروشلم میں اشاعت پذیر ہوا ۔ جیوش ایجنسی Bialik Institute نے ۱۹۵۷ء میں اسے شائع کیا ۔ یہ متن اس وقت میرے سامنے ہے اسی طرح تین انگریزی تراجم میرے پیش نظر ہیں :۔

(1) The Dead sea Scrolls in English (G. Vermes)

(2) The Scriptures of the Dead sea - sect (Theodor H. Gaster)

(3) The Riddle of the Scrolls. (H.E. Del Medico)

ڈل میڈیکو نے قطعہ ۶ کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے :۔

"I give the thanks, My Lord, that thou hast redeemed my soul from the pit; from sheol and its depths, thou hast raised me up to the world above, to make me walk on its un-fathomable plains."

(The Riddle of the Scrolls. P. 35.)

میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اے میرے آقا کہ تو نے میری روح کو موت کے گڑھے سے نجات دی ۔ عالم ارواح اور اس کے گہراؤ سے عالم دنیا کی طرف مجھے اٹھایا اور بلند کیا تاکہ میں اس کے بیکراں میدانوں میں چل پھر سکوں ۔

ورمس نے عبرانی شعر کے آخری حصہ کا ترجمہ یوں کیا ہے :۔

"Thou hast raised me up to ever lasting height."

تو نے (اسفل السافلین سے بچا کر) لامتناہی بلندیوں پر مجھے اٹھایا ۔

"I walk on limitless level ground"

وسیع و عریض قطعاتِ زمین پر میں گامزن ہوں ۔

ظاہر ہے کہ یہاں رفع سے مراد رفع الی السماء نہیں بلکہ رفعت و منزلت ہے ۔

اب یروشلم سے شائع کردہ عبرانی نظمیں کا متن ملاحظہ ہو :۔

هعليتني	تو نے مجھے اوپر اٹھایا
لروم	بلندی کی جانب
عولم	لامتناہی (رفعت)
واتهلكه	میں چلتا ہوں
بميسور	ہموار میدان میں

"The thanks giving scroll" by Jacob Licht.

"The Bialik Institute Jerusalem 1957

(عبرانی نام ۔ مجيلة هاهودوة ص۸۲)

اس نظم سے ظاہر ہے کہ قرار اول کے عبرانی علم کلام میں صادق استاد کے رفع سے مراد موت کے گہراؤ سے نکال کر زندگی کی رفعتوں سے ہمکنار کرنا ہے اور دنیا کے بیکراں میدانوں میں روحانی مقاصد کے لئے چلنا پھرنا ہے ۔ فی الجملہ رفعت و منزلت مراد ہے نہ کہ بجسم عنصری آسمان پر اٹھایا جانا ۔

عبرانی نظموں میں موت کے بعد روح پانے کا ذکر بھی موجود ہے ۔ اہل قمران کے دستور العمل کے ساتھ کچھ نظمیں شامل ہیں ۔ ایک نظم میں صادق استاد بول رہا ہے :۔

"یا برکت ہے تو اے میرے خدا! جس نے اپنے بندہ کے دل کو حکمت کے لئے کھول دیا اب اس کے افعال کو صداقت سے تقویت عطا کر اور اگر تیری رضا ہو تو اپنی لونڈی کے بیٹے کو اونچا اٹھا لے ۔ نسلِ انسانی کے فرستادہ بندوں میں داخل کرنے کے لئے اور اپنی حضوری میں ہمیشہ ہمیش کے لئے ایستادہ رکھنے کے لئے ۔"

("Reddle of the Scrolls." P. 237.)

اس نظم میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے فرستادہ بندوں میں داخل ہونے کو رفع سے تعبیر کیا گیا ۔ الغرض عصرِ مسیحا کے علم کلام میں رفع کے وہی معنی ہیں جو کہ سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ہمیں ملتے ہیں ۔ قرآن فہمی کا یہ سادہ اصول ہے کہ پیغمبر کی بات اسی سے پوچھ لی جائے ۔ رفع کی بات صادق استاد سے پوچھیے ۔ کوئی الجھاؤ نہیں ۔ سچائی الم نشرح ہو جاتی ہے ۔ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ کے پیش نظر حضرت مسیح علیہ السلام دنیا و آخرت میں رفع و منزلت سے ہمکنار ہوئے موت کے گہراؤ میں ڈوب کر واپس لوٹنا بھی رفع ہے اور وفات کے بعد اعلیٰ علیین میں جانا رفع کا اتمام ہے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان دونوں صورتوں میں رفع سے ہمکنار ہوئے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ میں بھی دنیا و آخرت کے رفع کا ذکر ہے ۔

موصی اور تعلیم القرآن

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے ۔"

(خطبہ جمعہ ۔ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

قائدین متوجہ ہوں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دس سالہ پروگرام کا اعلان کیا ہے جس میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے :۔

"ہر بچہ کم از میٹرک ضرور پاس کرے ۔"

قائدین سے گذارش ہے کہ وہ خدام اور والدین کا اکٹھا اجلاس بلا کر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فرمان پر عمل کرنے کے لیے انتہائی کوشش کریں ۔

(مہتمم امورِ طلباء خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع کے پروگرام میں حصہ لینے کی شرط

تمام عہدیداران لجنہ اماء اللہ اپنی ممبرات تک بار بار یہ پیغام پہنچا دیں کہ اجتماع کے تمام پروگراموں میں حصہ لینے والیوں کے لئے اوّلین شرط پردہ کی پابندی ہے ۔ بے پردہ کو کسی پروگرام میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی ۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تحریک جدید — اور — ذیلی تنظیمیں

جیسا کہ الفضل میں قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو یوم تحریک جدید منایا جاتا ہے۔ انصار اللہ کے لئے تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضور ایدہ اللہ کا مستقل ارشاد ہے کہ۔

"انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

یوم تحریک جدید کا جو پروگرام جماعتوں نے مرتب کیا ہے اس میں بھرپور تعاون انصار اللہ کی طرف سے بھی ہونا چاہیئے۔ جماعتی رسید بک لے کر زیادہ سے زیادہ وصولی عمل میں لائیں اور مرکز کو رپورٹ بھجوائیں کہ انصار اللہ کے تعاون سے اس قدر وصولی عمل میں آئی اور رقم جماعت کے سپرد کی جا چکی ہے۔

خدام الاحمدیہ کو سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی فوج قرار دیا تھا سو اس موقعہ پر ان سے بھی اسی قسم کے تعاون کی درخواست ہے تاکہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے کم از کم ۱۸،۴۰۰۰ روپیہ حضرت امام عالیمقام کے حضور بغرض اشاعتِ حق پیش کیا جا سکے لجنات بھی خواتین کے طبقہ میں جس قدر تعاون فرما سکیں وہ اس سے دریغ نہ فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے اجلاس منعقدہ ۱۱/۹/۸۱ میں حسب درج ممبران عاملہ کے عزیز و اقارب کی تعزیتی قراردادیں منظور کی گئیں

۱۔ مکرم مجید احمد صاحب عارف زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ کے والد محترم حاکم علی خان صاحب مورخہ ۱۴ جولائی کو دو ہفتہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ کے بہنوئی مکرم ارشاد احمد صاحب بھٹی فلائنگ آفیسر پی۔اے۔ایف کوہاٹ مورخہ ۳۱/۷/۸۱ کو وفات پا گئے۔ مرحوم جماعت سے انتہائی عقیدت رکھنے والے اور سلسلہ کی خدمات میں نمایاں کردار ادا کرنے والے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۔ مکرم نفیس احمد صاحب ناظم خدمت خلق مجلس مقامی ربوہ کے بہنوئی مکرم حافظ ملک عبدالحفیظ صاحب مبشر اسلام اور انتہائی مخلص و فدائی نوجوان دین کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے فجی میں کار کے ایک حادثہ میں شہادت پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴۔ مکرم صفی اللہ صاحب ملک ناظم تحریک جدید مجلس مقامی ربوہ کی والدہ محترمہ نصرت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ملک (سنٹرل ہسپتال لیبیا) مورخہ ۷/۹/۸۱ کو پانچ ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اراکین مجلس عاملہ مقامی ربوہ نے مذکورہ عہدیداران مجلس مقامی ربوہ کے ان عزیز و اقارب کی وفات حسرت آیات پر دلی تعزیت اور ان سب کے غم میں برابر کے شریک ہونے کا اظہار کیا۔ خداوند تعالیٰ کے حضور مذکورہ مرحومین کی مغفرت اور ان کے بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• مکرم محمد عبدالجبار صاحب رضوان ابن مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب اے وی پی یونائیٹڈ بنک مردان کا اپنڈکس کا اپریشن ۱۰ ستمبر کو ہوا ہے۔ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ناصر احمد ملہی مربی سلسلہ مردان)

• میرا بی اے کا امتحان اکتوبر میں ہو رہا ہے احباب سے اس امتحان میں نمایاں کامیابی اور درخشاں مستقبل کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید شعیب احمد جنود شامی سرگودھا۔

• خاکسار واقف زندگی ہے میرا میٹرک کا امتحان ۱۶ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد یونس شاہد ولد چوہدری محمد احمد صاحب سدو کے ضلع گجرات)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر۔ قصبہ یا گاؤں جہاں پر لجنہ کی تنظیم قائم ہے کی نمائندگی لازمی ہے۔

ہر ضلع کی صدر لجنہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال کے موقعہ پر منعقد ہونے والے علمی مقابلے

امسال سالانہ اجتماع پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے (معیار صغیر و کبیر) ہوں گے

۱۔ حفظ قرآن :۔ (سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں) حفاظ کا مقابلہ حفظ الگ ہوگا۔

۲۔ تلاوت قرآن کریم :۔ (سورۃ القدر)

۳۔ حفظ نظم :۔ "جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے ..... مکمل نظم

۴۔ نظم خوانی :۔ "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" ..... پہلے دس شعر صحیح تلفظ کے ساتھ زبانی۔

۵۔ اذان ۶۔ معلومات عامہ ۷۔ تقریری مقابلے ۸۔ مضمون نویسی

مندرجہ ذیل مقابلوں کا معیار ایک ہی ہوگا

۱۔ پیغام رسانی (چار اطفال کی ٹیم ہوگی) ۲۔ مشاہدہ معائنہ ۳۔ بیت بازی

نوٹ ۱۔ بیت بازی میں درثمین، کلام محمود اور درِ عدن کے اشعار شامل ہوں گے۔ ہر ایک بلاک سے پانچ لڑکوں کی ایک ٹیم ہوگی۔

۲۔ علمی مقابلے میں حصہ لینے والے اطفال کے نام ۱۵ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔

۳۔ پہلے دن کے کھانے کے فوراً بعد ابتدائی مقابلہ جات ہوں گے جن میں معیار پر پورے اترنے والے اطفال منتخب کئے جائیں گے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر تقریری مقابلے

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر انشاء اللہ العزیز امسال مندرجہ ذیل عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوگا۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی۔

۲۔ حضرت مصلح موعود کی خدمتِ قرآن۔

۳۔ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے عہد کی تحریکات

۴۔ تربیت اولاد

۵۔ برکاتِ قدرت ثانیہ

ہر مقرر کو ۷ منٹ کا وقت دیا جا سکے گا۔ جو اراکین انصار اللہ حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے نام اپنی مجلس کے توسط سے ۳۰ ستمبر تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کو ارسال کر دیں اس کے بعد کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔ حصہ لینے والے اراکین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا عنوانات میں سے کسی ایک پر پوری تیاری کے ساتھ اظہارِ خیال فرمائیں گے۔

مقررین کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں مرکز کو انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

(قائد تعلیم۔ منتظم تقریری مقابلے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشد فوری ضرورت

(منجانب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں کچھ آسامیاں دیر سے خالی ہیں۔ باوجود الفضل میں بار بار اعلان کرنے کے کسی احمدی کو یہاں آکر کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد خاکسار احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت تھی۔ الفضل میں بار بار اس کا اعلان کروایا مگر کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اپنے کو پیش نہ کیا۔ خاکسار یہ معاملہ حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں لایا تو حضور نے نہایت افسوس اور غصہ کا اظہار فرمایا اور خاکسار کو حکم دیا کہ اگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتیں تو تم پاکستان ٹائمز میں اشتہار دے دو۔ بے شک کوئی عیسائی یا غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر آجائے چنانچہ خاکسار نے پاکستان ٹائمز میں اشتہار دیا اور ایک غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر نے بخوشی یہاں آکر کام کیا۔

اب پھر عرصہ سے وہی حالات ہیں جس کا بے حد افسوس ہے۔ ہسپتال کی مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ لہذا احمدی دوست یا بہنیں جو مرکز سلسلہ کے لئے غیرت رکھتے ہیں وہ اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے صدر انجمن احمدیہ نے گریڈز بڑھا دیئے ہیں۔

۱۔ سٹاف نرس ۲ آسامیاں
۲۔ میل نرس (ملٹری کا ریلیز شدہ) ۳ اسامیاں
۳۔ ANAESTHETIST ایک آسامی
۴۔ ڈسپنسر ایک آسامی
۵۔ سٹور کیپر جو میڈیسن سٹور کا کام جانتا ہو۔ ملٹری کا ریلیز شدہ ہو ایک آسامی
۶۔ بیلدار ۲ آسامیاں ۷۔ ڈرائیور ۲ اسامیاں۔

احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔

چندہ ممبری اور چندہ سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے لیکن جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ ممبری لجنہ اماء اللہ اور سالانہ اجتماع کے چندہ میں ابھی کمی ہے۔ اکثر دیہاتی لجنات چندہ بھجواتی نہیں بلکہ اپنے ساتھ اجتماع پر لاتی ہیں۔ ان سب کو چاہیئے کہ یکم اکتوبر سے پہلے پہلے اپنا چندہ بھجوا دیں اور اپنا بقایا صاف کر دیں۔ اسی طرح جن لجنات نے کتب منگوانی ہوتی ہیں وہ بھی کتب کی قیمت یکم اکتوبر سے پہلے پہلے مرکز کو بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ سالانہ اجتماع کا چندہ ڈیڑھ روپے فی ممبر کے حساب سے لیا جائے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سینتیسواں سالانہ اجتماع

۲۳، ۲۴، ۲۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش
اکتوبر ۱۹۸۱ء
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

ایوانِ محمود و احاطہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

میں منعقد ہو رہا ہے

اطفال اس اجتماع میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور بزرگان سلسلہ کی نصائح سنیں گے اور علمی و ورزشی مقابلوں کے علاوہ ذکر الٰہی اور عبادات میں وقت گزاریں گے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

نو احمدیوں کیلئے اعلان

جن اصحاب نے یکم جون ۱۹۷۴ء کے بعد کسی الہام، کشف رؤیا یا غیبی اشارہ خداندوی کے ماتحت بیعت کی ہو۔ وہ اپنا حلفیہ بیان دربارہ قبولیت احمدیت اپنے صدر صاحب یا امیر صاحب حلقہ یا مربی صاحب کے ذریعہ مجھے جلد از جلد لکھوا کر ارسال فرما دیں۔ متعلقہ اصحاب سے بھی اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

مقابلہ مضمون نویسی کے عناوین

(۱) فضائل قرآن کریم (۲) صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
(۳) سیرت حضرت مولانا نورالدین نور اللہ مرقدہ
(۴) ایک مثالی طفل کے اوصاف اور ذمہ داریاں
(۵) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

کسی عنوان پر ایک ہزار الفاظ تک مضمون زبانی لکھنا ہوگا۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

صنعتی نمائش

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر صنعتی و معلوماتی نمائش لگائی جائے گی۔ خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ نمائش کو کامیاب بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ہاتھوں سے بنی ہوئی خوبصورت اشیاء، ماڈل تصاویر وغیرہ تیار کر کے اجتماع سے قبل مرکز میں بھجوا دیں۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تجاویز برائے مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ کے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھ کر اس کی ترقی کے لئے سوچنا اور غور و فکر سے تجاویز پیش کرنا ہر مجلس کے فرائض میں شامل ہے۔ دفتر مرکزیہ مجالس سے ایسی تجاویز طلب کرتا ہے جو سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر مجلس شوریٰ میں زیر بحث لائی جاتی ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز معین اور خوشخط الفاظ میں تحریر کر کے اپنی مقامی مجلس عاملہ کی منظوری سے ۲۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش ستمبر ۱۹۸۱ء تک دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔

واضح رہے کہ تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر بیس انصار یا ان سے کم انصار کی تعداد پر ایک نمائندہ چن کر مجلس شوریٰ میں بھجوانا مجالس کے لئے ضروری ہے۔

نمائندے چنتے وقت خیال رکھا جائے کہ وہ

۱۔ نماز باجماعت کے پابند ہوں
۲۔ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں انصار اللہ کے چندوں کے لحاظ سے بقایا دار وہ ہوگا جس کے ذمہ ایک سال سے زائد عرصہ کا چندہ مجلس بقایا ہو۔
۳۔ راست باز اور دیانت دار ہوں اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کے پابند ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

معنی کا مبشرات ہیں۔ قرآن کریم میں بڑی بشارتیں دی گئی ہیں۔ مثلاً وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ تو یہ ایک معجزہ تھا کہ تین سو تیرہ غریب بھوکے، رہنے سے کمزور ہوئے وے۔ مانگی ہوئی تلواریں نیز زنگ آلود اور کند تلواریں لیکر ایک عظیم الشان لشکر جس کی تعداد تین گنے سے بھی زیادہ تھی۔ سواریاں، زرہیں، اچھی تلواریں ان کے پاس اور اچھے ہتھیاروں سے وہ لیس تھے کے مقابلہ کے لیے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے معجزہ دکھایا۔ اس میں دعا بھی شامل تھی لیکن اگر کوئی دعا نہ بھی ہوتی تو بھی خدا تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھانا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غالب آنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔

پانچویں معنے آیت کے ہیں آیات قرآنی یعنی شریعت۔ جن آیات میں شریعت اور ہدایت کا ذکر ہے مثلاً یہ کہ نماز پڑھو، ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ نماز باجماعت فریضہ ہے اور فرض خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتا ہے۔ مگر جب تک اس کے ساتھ فضل نہ ملے وہ روحانی رفعتوں تک نہیں پہنچاتا۔ اسی لئے جب کہا نمازیں ادا کرو تو اس کے ساتھ ہی کہہ دیا وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ یعنی نمازوں کے علاوہ ہر بیدار لمحہ ذکر میں خرچ کرو بلکہ ذکر کرتے کرتے اگر آپ سو بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ نیند کے لمحات ذکر میں شمار کر لیتا ہے۔ پس آیات کئی سو ہیں جن میں احکام باری اور اوامر و نواہی ہیں۔ قرآن کریم اُن کو بھی آیات ہی کہتا ہے۔

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ کے بعد دوسری چیز بتائی۔ وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی آپ ایسی تعلیم لے کر آئے جو طہارت اور پاکیزگی پیدا کرنے والی ہے لیکن طہارت کا معیار تسلیم کرنا یا مقرر کرنا انسان کا کام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس واسطے صحیح معنوں میں اور سچے طور پر مُزَكِّيْ یعنی پاک کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن کریم میں ایک وعدہ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کا دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے مخفی معانی جو ضرورتِ زمانہ یا خطۂ ارضی کی ضرورت کے مطابق ہوں وہ علوم پاک بندوں کو سکھائے جائیں گے۔ اسی حقیقت کے اظہار کے لئے فرمایا۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک اور مطہر نہ ٹھہر سکتا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ لیکن خدا جسے پسند کر لیتا ہے اُسے وہ مُزَكِّيْ قرار دیتا ہے۔ اسی بناء پر دوسری جگہ حکم دیتا ہے لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ یعنی اپنے آپ کو پاک مت ٹھہراؤ۔ ایسا کرنا خوف اور خطرے کا مقام ہے اور خود کو پاک ٹھہرانے کی مذمت کی گئی ہے۔

تیسری عظیم چیز جو آپؐ لے کر آئے وہ اَلْكِتٰبَ ہے۔ قرآن کریم کو قرآن کریم میں اَلْكِتٰب کہا گیا ہے۔ اَلْكِتٰب کے پورے معنے اس آیت میں بتا دیئے گئے ہیں ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنی اس کتاب کا SOURCE اور منبع میں عالم الغیب خدا ہوں اس لئے یہ کتاب ہر غلطی اور شک و شبہ سے بالا ہے۔ اس لئے یہ کتاب کامل متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ خواہ وہ متقی تدریجی ترقی (جسمانی ذہنی، روحانی اور اخلاقی نشو و نما) سے کتنا ہی بلند ہو جائے۔ مزید بلندیوں کے دروازے اُس پر اس عظیم کتاب کے ذریعہ کھولے جائیں گے۔

چوتھی چیز وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کے ساتھ وَالْحِكْمَةَ میں بیان فرمائی۔ حِكْمَة کے معنے ہیں حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت یعنی اس کتاب کے ذریعہ ان دونوں حقیقتوں کے دلائل پیش کئے جائیں۔ قرآن کریم دلیلیں دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ آنکھیں بند کر لو۔ اندھیروں میں رہو اور مجھ پر ایمان لاؤ بلکہ کہتا ہے اپنے سینوں کو اللہ اور محمدؐ کے نور سے منور کر لو اور میری بات کو مانو۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت کے دلائل سے معرفت پیدا ہوتی ہے کہ کتاب کیا ہے؟ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیا ہے؟ اور بتایا کہ اس کا انحصار موہبت پر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہ کسی عمل سے نہ کسی دعا سے بلکہ علتِ فیضان صرف موہبت سے ہے يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ بچے کا سکون کی حالت سے بلوغت میں آنا یہ حرکت اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں ہے۔ پھر اس سے آگے یہ معرفت اعمالِ صالحہ اور حسنِ عمل کے شعور سے زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر الہام اور کلام الٰہی کے رنگ میں نمود پکڑ کر تمام صحنِ سینہ کو اُس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے۔

تو اسلام کے حصول کے لئے کیا چاہیے ہمیں؟ صرف موہبتِ الٰہی۔ اپنی کوئی کوشش نہیں۔ اس واسطے یاد رکھیں کہ اسلام پر کسی انسان کا نہ احسان ہو سکتا ہے نہ ہوا بلکہ اللہ اور محمدؐ کا احسان اور شریعتِ اسلامیہ کا احسان ہے۔ اسلام کا احسان ہر مومن پر، ہر انسان پر ہے۔ اور بڑی دلیری ہوگی کسی کا یہ سمجھنا کہ اُس نے احسان کیا ہے اسلام پر۔ اسی لئے فرمایا قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ تو کہہ دے کہ کیا تم اللہ کو اپنے دین سے واقف کرتے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو کوئی شخص جا کے کہے کہ اے میرے رب! میں بڑا متقی ہوں۔ میں بڑا پرہیزگار ہوں۔ مینٹل ہسپتال میں کوئی شخص تو کہہ سکتا ہے اپنے ہوش و حواس میں نہیں کہہ سکتا۔ خصوصاً قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں۔

مومنین کی جماعت نہیں یہ ایک دوسری جماعت ہے يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا وہ اپنے ایمان لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں حالانکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار بنیادی احسان ہیں انسان پر اور پھر اُن کی شاخیں ہیں۔ تو احسانِ مجسم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن پر کسی نے کیا احسان رکھنا ہے۔ یا اللہ پر جس نے پیدا کیا۔ پس دعائیں کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنی میں اور پورے طور پر مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کے گروہ میں شامل کرے اور وہ تمام فیوض اور برکات اور افضال اور رحمتیں جن کی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مومنین کے گروہ کو دی ہیں اُس کے آپ بھی وارث اور آپ کی نسلیں بھی وارث ہوں۔ آمین۔

ولادت

میرے ماموں جان مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مسن باڈھ ضلع لاڑکانہ سندھ کو اللہ تعالیٰ نے ۲/۹/۸۱ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام "عطاء العلیم" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب کا چانڈیہ آف قمر آباد سندھ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اور سیٹھ واقفِ زندگی تحریک جدید کا نواسہ ہے۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے نوازے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(صلاح الدین قمر دارالصدر جنوبی ربوہ)

دردمندانہ درخواستِ دعا

خاکسار کو تقریباً ۱½ سال سے گردہ میں تکلیف ہے۔ مکمل آرام نہیں آیا۔ اب اپریشن تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپریشن کو پیچیدگیوں سے بچائے اور اسے کامیاب کرے اور صحت سے رکھے اور خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

منور احمد۔ نائب قائد ضلع و نمائندہ "الفضل" ضلع نواب شاہ

ایک نہایت ضروری اعلان

ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کو یہ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے ادارہ (فضل عمر پراپرٹی ڈیلر) آئندہ کے لیے نیا نام

فون دفتر ۶۴۰

فون رہائش ۵۴۰

صدیق اسٹیٹ ایجنسی

رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ ہر قسم کی خط و کتابت صدیق اسٹیٹ ایجنسی کے نام پر کیجاوے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا تعاون ہمیشہ جاری رہے گا ادارہ آپ کی خدمت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہیگا۔

صدیق اسٹیٹ ایجنسی — پروپرائٹر:- چوہدری محمد صدیق — نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

چمپا کریم

چہرے کی خوبصورتی

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴